Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ — (ایڈیٹر) نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ — سوموار ۱۳ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ، ۱۷ وفا ۱۳۶۸ہش، ۱۷ جولائی ۱۹۸۹ء — نمبر ۱۶۱

اخبارِ احمدیہ

لندن

سیّدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہم خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔ صد سالہ جشن تشکر کے سال کے اعتبار سے حضور کی مصروفیات کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ اس میں ممالکِ غیر کے دوروں کی مصروفیات شامل ہوچکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب امام اور آقا کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کے جملہ مقاصدِ عالیہ کو غیر معمولی کامیابی اور سرفرازی عطا کرے۔

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ہماری جماعت کا ایمان کمزور رہے۔ مہمان اگر نہ بھی چاہے تو بھی میزبان کا فرض ہے کہ اس کے آگے کھانا رکھ دے۔ اسی طرح پر اگرچہ نشانوں کی ضرورت کوئی بھی نہ سمجھے تب بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے ایمان کو بڑھانے کے لئے نشانات ظاہر کر رہا ہے یہ بھی سچی بات ہے کہ جو لوگ اپنے ایمان کو نشانوں کے ساتھ مشروط کرتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ حضرت مسیحؑ کے شاگردوں نے مائدہ کا نشان مانگا تو یہی جواب ملا کہ اگر اس کے بعد کسی نے انکار کیا تو ایسا عذاب ملے گا جس کی نظیر نہ ہوگی۔"

پس طالب کا ادب یہی ہے کہ وہ زیادہ سوال نہ کرے اور نشان طلب کرنے پر زور نہ دے۔ جو اس ادب کے طریق کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ خدا اُن کو کبھی بے نشان نہیں چھوڑتا۔ اور ان کو یقین سے بھر دیتا ہے۔ صحابہؓ کی حالت کو دیکھو کہ انہوں نے نشان نہیں مانگے۔ مگر کیا خدا نے اُن کو بے نشان چھوڑا؟ ہرگز نہیں۔ تکالیف پر تکالیف اُٹھائیں۔ جانیں دیں۔ اعداء نے عورتوں تک کو خطرناک تکلیفوں سے ہلاک کیا۔ مگر نصرت ہنوز نمودار نہ ہوئی۔ آخر خدا کے وعدہ کی گھڑی آگئی اور اُن کو کامیاب کر دیا۔ اور دشمنوں کو ہلاک کیا۔ یہ سچی بات ہے کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر وہ پہلے ہی دن سارے نشان ظاہر کر دے تو پھر ایمان کا کوئی ثواب اور نتیجہ ہی نہ ہو۔ عرفان آکر یقین سے تو بھر دیتا ہے مگر اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ ان ساری ترقیوں کی جڑ ایمان ہی ہے۔ اسی کے ذریعہ سے انسان بڑی بڑی منزلیں طے کرتا اور سَیر کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۵۶)

ربوہ میں عیدالاضحیہ

ربوہ۔ بیت اقصیٰ میں مورخہ ۱۴ جولائی کو نمازِ عیدالاضحیہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ ہزاروں افراد نے عید کی نماز ادا کی۔ خطبہ عید میں مولانا نے قربانی کے فلسفہ پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں احباب جماعت نے سُنّتِ ابراہیمی کی اقتداء میں جانوروں کی قربانی پیش کی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کی نصیحت کے مطابق احباب جماعت نے اس روز اپنے غریب بھائیوں کے لئے تحائف کا انتظام کیا۔ اور انہیں بھی اپنی خوشی میں شریک کیا۔

خاکسار کی والدہ محترمہ طالع بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری مولابخش صاحب حیدر آباد میں میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر محمود احمد صاحب طاہر کے پاس مورخہ ۷ جولائی ۸۹ء کو ۲۴ گھنٹے کی مختصر علالت کے دوران وفات پا گئی ہیں۔

۸ جولائی کو آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم دوست محمد صاحب شاہد نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اس لئے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

(منیر احمد عارف۔ جامعہ احمدیہ)

تصحیح:-

۱۳ جولائی کے الفضل میں صفحہ ۱ کالم ۲ میں عبارت یوں پڑھی جائے۔

"اس پیشگوئی کا تعلق ایک ایسے زمانے سے ہے جہاں انسان بحیثیت انسان کھاتا پانے والا ہوگا اور میٹھے اور کھارے کا مزہ ذوق نہیں رہے گا جیسا کہ ہونا چاہیئے"۔

ایسے ہی صفحہ ۵ کالم ۲ کی عبارت یوں پڑھی جائے۔

"ان قوموں میں بہت سی خوبیاں ایسی ہیں جو موتیوں کی طرح چمک رہی ہیں اور انسانی زندگی کی بقا کے لئے مچھلیوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ کیونکہ تمام کائنات کی بقا سمندروں پر منحصر ہے اور ہر توانائی کا اصل سرچشمہ سمندر ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے نہایت گہری بنیادی مثال آپ کے سامنے رکھی ہے تو انسان کی روحانی، اخلاقی اور اسکی دنیاوی بقاء کے لئے یہ سمندر جن کو آپ کھاری پانی کا سمندر سمجھ رہے ہیں، یہ بھی کچھ نہ کچھ پیش کرنے کی توفیق پاتے ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ وفا ۱۳۶۸ ہش ۱۷ جولائی ۱۹۸۹ء

شعر کہئے

حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے راضی ہو) فرماتے ہیں

"مَیں خود شاعر ہوں یا شاعر تھا۔ شعروں کو پسند کرتا ہوں، مجھے رویاء میں بتایا گیا ہے کہ قوم کی زندگی کی علامتوں میں سے ایک علامت شعر گوئی بھی ہے اور مَیں اپنی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم شعر کہا کرو۔ یہی وجہ ہے کہ سالانہ جلسہ پر نظمیں پڑھنے کیلئے وقت رکھا جاتا ہے۔"

یہ بات حضور نے ۱۹۱۹ء میں فرمائی تھی۔

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اپنے قارئین سے یہ گذارش کرنا چاہیں گے کہ آپ شعر کہا کریں۔ اچھے اچھے شعراء کے شعر پڑھیں اور ان کے خیالات اور اندازِ بیان سے جو تاثر ملے اس کو مشعلِ راہ بنا کر آپ بھی شعر کہیں۔ بعض اوقات لوگ شاعر سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے کب شعر کہنا شروع کیا اور جواب ملتا ہے بچپن ہی سے۔ ٹھیک ہے بچپن ہی سے شعر کہنا شروع کر دیا جائے تو بہت اچھی بات ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ شعر وہی کہے جس نے بچپن سے شعر کہنا شروع کیا ہو۔ آپ عمر کے کسی حصہ میں بھی شعر کہنا شروع کر سکتے ہیں۔ جو بات نثر میں کہنے کے لئے صفحات درکار ہیں وہی بات صرف ایک سطر یعنی دو مصرعوں میں کہی جا سکتی ہے۔ اور یوں بھی نثر کا پورا صفحہ کون یاد رکھے اور دوسروں کو کیسے سنائے۔ شعر تو یاد بھی رکھا جا سکتا ہے۔ گویا اس کی افادیت کے دائرے کو پھیلایا جا سکتا ہے۔

آپ کہیں گے ہمیں تو شعر کہنا نہیں آتا۔ گنگنایئے اور دیکھئے کہ آپ کے خیالات کسی خاص وزن میں ڈھلنے شروع ہو جائیں گے۔ الفاظ کا ہیر پھیر تو ضرور کرنا پڑے گا۔ اس پر کچھ وقت بھی لگے گا۔ لیکن وقت لگائے بغیر انسان کس بات میں مہارت حاصل کر سکتا ہے۔ ویسے تو شاعری میں بہت سی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔ لیکن یہ اصطلاحات زیادہ اس وقت کام آتی تھیں جب لوگ اس فن میں "استادی شاگردی" کیا کرتے تھے اب انہیں کوئی نہیں پوچھتا۔ اپنے خیالات کو موزوں الفاظ میں ڈھالئے۔ شاعری کی ابتداء ہو جائے گی۔ اور پھر یہ سلسلہ چلے گا۔ اور آپ سے پوچھے بغیر شعر آنے لگیں گے۔ اور ڈھیروں ڈھیر آئیں گے۔ اگر آپ نے شاعری کی طرف قدم اٹھا لیا تو گویا آپ نے قوم کی زندگی کے لئے اپنا حصہ پیش کر دیا۔ یہ یاد رکھیں کہ لکھنا اور بات ہے اور چھپنا اور بات۔

جو ہاتھ مجھ پہ اٹھائے وہ سوچ لے یہ بات
کہ میری پشت پناہ ہے مرے خدا کی ذات
مَیں خود تو ہونٹ بھی سی کر خموش رہ لونگا
مگر زمانہ پکارے گا رات دن ہیہات

ـــــ ابوالاقبال

مَیں موج ہی بن جاؤں لیکن مجھے دریا دے

تڑپانا ہی گر تجھ کو لازم ہے تو تڑپا دے
مَیں موج ہی بن جاؤں لیکن مجھے دریا دے

ہم عشق کے بدلے میں اے شیخ نہ لیں گو تو
اِک ہاتھ میں دُنیا دے اِک ہاتھ میں عقبیٰ دے

ہوتا نہیں کچھ حاصل دہقان کو کھیتی سے
جب تک نہ لہو اپنا ہر دانہ پہ ٹپکا دے

اُڑ جائے قفس لے کر صیّاد یہ ممکن ہے
گر طائرِ بے پَر کو پروازِ تمنّا دے

دوزخ سے بھی بچ نکلا جنت سے بھی بچ نکلا
اب اپنے مسافر کو منزل پہ تو پہنچا دے

ہوتا نہیں کچھ حاصل تنویر محبت سے
جب تک نہ تو بھینٹ اسکی ہر خون کا قطرہ دے

ـــــ شیخ روشن دین صاحب تنویر

للّٰہی وقف

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کرتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے، نہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۲)

ـــــ وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر۔ وقف جدید

قسط دوم

حضرت فضل عمر اور قائداعظم محمد علی جناح

ملاقاتیں۔ رابطے۔ اور خط و کتابت

۱۹۴۶ء کے الیکشن

ایک احمدی نے الیکشن ۱۹۴۶ء کے بارہ میں حضرت فضل عمر سے رہنمائی چاہی اس پر حضرت فضل عمر نے تحریر فرمایا کہ مسلم لیگ کی ہر ممکن طریق سے بھرپور مدد کریں مسلمانوں کو موجودہ سیاسی بحران میں ایک متحدہ محاذ کی شدید ضرورت ہے۔ ناظر امور عامہ نے اس جوابی خط کو جو حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے تھا مسلم لیگ کے صدر قائداعظم محمد علی جناح کو بھجوا دیا۔ قائداعظم نے اس خط کی اہمیت کے پیش نظر اپنی طرف سے پریس میں اشاعت کے لئے دے دیا۔ چنانچہ ڈان نے اپنی ۸ر اکتوبر ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں جو خبر شائع کی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے

"جماعت احمدیہ مسلم لیگ کی حمایت کرے گی۔ امام جماعت احمدیہ کی ہدایت"

کوئٹہ ۷ر اکتوبر قائداعظم محمد علی جناح نے درج ذیل خط و کتابت پریس کو بھجوائی ہے۔ ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان کا خط جناح (قائداعظم) کے نام۔

جناب عالی! محمد سرور دانی ساکن مالگزار پردہ ضلع رائے پور کا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں ایک خط اور حضور کی طرف سے اس کا جواب آں محترم کے ملاحظہ کیلئے ملفوف ہے۔ آپ کا مخلص۔

محمد سرور دانی کے متذکرہ بالا خط کا متن۔

ہمیں ایک معاملہ میں حضور کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ اس قصبہ میں ہم چند ایک احمدی رہتے ہیں۔ موجودہ انتخابی مہم میں مسلم لیگ اور کانگریس دونوں نے ہم سے رابطہ قائم کیا ہے کہ ہم چندوں کے ذریعہ اور دیگر ذرائع سے ان کی پارٹی اور ان کے امیدواروں کی امداد و حمایت کریں۔ ازراہ نوازش ہماری رہنمائی فرمائیں کہ ہمیں کس پارٹی کی حمایت کرنی چاہیئے۔

امام جماعت احمدیہ کی طرف سے

جواب:

آپکو موجودہ انتخابات میں مسلم لیگ کی حمایت کرنی چاہیئے جس طرح بھی ممکن ہو مسلم لیگ سے تعاون کریں اور مسلم لیگ کی ہر ممکن مدد کریں مسلمانوں کو موجودہ بحران میں ایک متحدہ محاذ کی شدید ضرورت ہے۔ اگر ان کے اختلافات موجود رہے تو صدیوں تک ان کے برے اثرات کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔"

اس کے علاوہ امام جماعت احمدیہ نے مسلم لیگ کی حمایت میں ایک تفصیلی بیان جاری فرمایا جس میں سے ایک اقتباس درج ذیل ہے۔ حضرت فضل عمر نے فرمایا۔

"جو صورت حالات میں نے اوپر بیان کی ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آئندہ الیکشنوں میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہیئے تا انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلا خوف تردید کانگرس سے یہ کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے اگر ہم اور دوسری مسلمان جماعتیں ایسا نہ کریں گی تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائے گی اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہوگی۔ اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکا مسلمانوں کو لگے گا کہ چالیس پچاس سال تک ان کا سنبھلنا مشکل ہو جائے گا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی عقلمند آدمی اس حالت کی ذمہ داری اپنے پر لینے کو تیار ہو۔

(الفضل ۲۲ر اکتوبر ۱۹۴۵ء)

تحریک پاکستان کے اس نازک موڑ الیکشن ۱۹۴۶ء کے دوران حضرت فضل عمر نے قائداعظم اور مسلم لیگ سے مسلسل رابطہ رکھا۔ ضلع فیروزپور کے ممتاز سیاست دان پیر اکبر علی صاحب بھی قائداعظم سے رابطہ کا کام کرتے رہے اس کے علاوہ اور وفود بھی قائداعظم کی خدمت میں بھجواتے۔ ایک وفد کے سربراہ حضرت مولانا ابوالعطا صاحب تھے اور دوسرے وفد کے امیر محترم چوہدری محمد اسد اللہ خاں صاحب (برادر اصغر حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب) تھے

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے اس سلسلہ میں قائداعظم سے کوئٹہ میں ملاقات کی۔ آپ کے ساتھ امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے علاوہ مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ۔ حافظ قدرت اللہ صاحب مرزا صادق صاحب اور عطاء الرحمن صاحب تھے آپ اس ملاقات کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں۔

"قائداعظم کے پرائیویٹ سیکرٹری خورشید صاحب سے عرض کیا کہ ہم جناب قائداعظم سے ملنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ملاقات کا خاص مقصد پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کی طبیعت کمزور ہے آپ کمرہ ملاقات میں تشریف رکھیں۔ میں قائداعظم کی خدمت میں عرض کرتا ہوں قائداعظم کی رہائش کمرہ ملاقات کے بالاخانہ میں تھی۔ چند منٹ ہی نہ گزرے تھے کہ ایک نحیف طویل القامت اور معمر بزرگ سیڑھیوں سے اترے السلام علیکم کہنے اور مصافحہ کرنے کے بعد ہم سب کے ساتھ تشریف فرما ہو گئے۔ اس وقت کی ان کے چہرہ کی زردی اب تک آنکھوں میں ہے تعارف اور خیر و عافیت پوچھنے کے بعد تقریباً پندرہ منٹ تک آل انڈیا مسلم لیگ کی تگ و دو اور آئندہ کے ملک بھر کے الیکشن میں کانگرس سے مقابلہ پر جناب قائداعظم ارشادات فرماتے رہے۔ انتخابات کے ذکر پر قائداعظم مرحوم نے فرمایا کہ مجھے صرف پنجاب کا فکر ہے۔ آپ نے اس وقت کے گورنر پنجاب اور دو اور شخصیتوں کے نام لے کر کہا کہ ہمارے راستے میں یہ بڑے روڑے ہیں۔

خاکسار نے عرض کیا کہ جماعت احمدیہ گو ایک خالص مذہبی جماعت ہے مگر اس معرکہ میں پوری طرح مسلم لیگ کے ساتھ ہے اور حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جماعت کو حکم دیا ہے کہ سب لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں اور اسے کامیاب کرائیں۔

اس مرحلہ پر قائداعظم مرحوم کا چہرہ تمتما اٹھا اور آپ نے فرمایا کہ مجھے اس پہلو سے تسلی ہے۔ اب پنجاب کے نوجوانوں کا فرض ہے کہ دشمنان مسلم لیگ کو پوری طرح شکست دیں۔"

(الفرقان اکتوبر ۱۹۷۴ء)

اس ملاقات کی تفصیل انہیں دنوں کے الفضل ۵ر اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۶ پر بھی شائع ہوئی تھی۔

دوسرے وفد کے سربراہ جیسا کہ عرض کیا گیا ہے حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بار ایٹ لا تھے جو پنجاب کونسل کے رکن رہ چکے تھے۔ وہ فرماتے ہیں۔

"مسلم لیگ جب انتخابات لڑ رہی تھی تو یہ ثابت کرنے کے لئے کہ جملہ مسلمان مسلم لیگ کو ہی اپنی نمائندہ سیاسی جماعت سمجھتے ہیں حضور نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ قائداعظم محمد علی جناح صاحب کی خدمت میں جو اس وقت مستونگ کے ڈاک بنگلہ میں بحالی صحت کیلئے ٹھہرے ہوئے تھے۔ حاضر ہو کر حضور کی طرف سے انہیں پیغام دوں کہ جماعت احمدیہ مسلم لیگ کے امیدواروں کی ہر جگہ پوری مدد کر رہی ہے اور بعض حلقہ جات ایسے ہیں جہاں اگر احمدی امیدوار کھڑے کئے جائیں تو ان کی کامیابی یقینی ہے۔ اگر مسلم لیگ ان کو اپنے ٹکٹ پر کھڑا کرے تو وہ یقیناً مسلم لیگ اسمبلی پارٹی میں شامل ہوں گے اس لئے جناح صاحب اس بارہ میں مسلم لیگ کو ہدایت دیں کہ وہ ایسے حلقوں میں جہاں احمدی امیدوار کی کامیابی یقینی ہو وہاں ان کو ٹکٹ دے۔

خاکسار کوئٹہ گیا۔ وہاں سے برادرم ڈاکٹر غفور الحق صاحب کے ساتھ مستونگ گیا اور وہاں جناح صاحب سے ملاقات کر کے حضور کا پیغام ان کو پہنچا دیا۔ انہوں نے جو گفتگو کی اس کا لب لباب یہ تھا کہ اس مرحلے پر احمدی اور غیر احمدی کا سوال چھوڑ دیا جائے تو مسلم لیگ کے لئے آسانی رہے گی۔ خاکسار نے یہ پیغام حضور کی خدمت میں قادیان آکر عرض کر دیا اور حضور نے فرمایا کہ خاکسار جناح صاحب کی خدمت میں بذریعہ ڈاک تحریر کر دے کہ حضور جناح صاحب کی منشاء کے مطابق اس سوال کو نہیں اٹھاتے اور یہ کہ حضور یہ پسند نہیں فرماتے کہ ایک دفعہ مورخ کو اندلس کے تعلق میں یہ لکھنا پڑا تھا کہ مسلمانوں کی باہم شکر رنجی اور تشتت کے باعث ان کی حکومت اندلس میں برباد ہوئی اور اب دوسری دفعہ برعظیم ہندوستان (موجودہ پاک و ہند) کے تعلق میں پھر لکھنا پڑے کہ انہی اختلاف و افتراق کے نتیجہ میں ہندوستان میں بھی مسلمانوں نے نقصان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھایا۔ چنانچہ خاکسار نے حضور کا یہ ارشاد مسٹر تونگ کے پتہ پر جناح صاحب کی خدمت میں بذریعہ رجسٹری ڈاک بھیج دیا۔"

(از ایک غیر مطبوعہ نوٹ جو مصنف کے پاس محفوظ ہے)

جماعت احمدیہ کے علاوہ تمام مذہبی جماعتیں ● جمیعت العلماء ہند مجلس احرار۔ خاکسار تحریک۔ مومن کانفرنس وغیرہ جماعتوں نے مسلم لیگ کی مخالفت کی اور مسلم لیگ کے امیدواروں کے خلاف امیدوار کھڑے کئے یہی ہندو چاہتا تھا کہ مسلمان ووٹ آپس میں بٹ جائیں اور کانگرس کے امیدوار جیت جائیں۔ احمدی احباب مردوں عورتوں نے مسلم لیگ کے حق میں نہ صرف خود ووٹ دیئے بلکہ مسلم لیگ کے لئے ووٹ حاصل کرنے کے لئے بہت جدوجہد کی حتیٰ کہ جماعت احمدیہ کے مخالف مسلم لیگ کی حمایت پر چہ میگوئیاں کرنے لگے اور بعض جگہ احمدیوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

مسلم لیگ کو عبوری حکومت میں شامل کرانے کی کامیاب کوشش

جماعت احمدیہ کی تائید وحمایت سے مسلم لیگ نے انتخاب تو جیت لیا لیکن ابھی عبوری حکومت کی تشکیل کا مرحلہ باقی تھا اس اہم مرحلے پر حضرت فضل عمر اس سلسلہ میں ۲۲ ستمبر ۱۹۴۶ء دہلی تشریف لے گئے آپ کے ساتھ جماعت احمدیہ کے سرکردہ ۸ افراد بھی تھے۔ حضور نے دہلی پہنچتے ہی ۲۴ ستمبر کو قائداعظم سے ملاقات کی اور حالات حاضرہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ یہ ملاقات نہایت مخلصانہ اور دوستانہ ماحول میں اور بے تکلف طریق پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ جس کی خبر اورینٹ پریس کی طرف سے اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔ آپ نے قائداعظم کے علاوہ مسٹر گاندھی۔ مولانا ابوالکلام آزاد نواب صاحب بھوپال۔ خواجہ ناظم الدین سردار عبدالرب نشتر۔ سر فیروز خاں نون۔ نواب سر احمد سعید خاں چھتاری اور پنڈت جواہر لال نہرو سے بھی ملاقاتیں کیں۔ بعض سے دوبارہ بھی ملاقات کی ضرورت پیش آئی۔ اس کے علاوہ وفد کے ممبران بھی مختلف لیڈروں سے ملاقات کرتے رہے۔ عبوری حکومت کی تشکیل کے مراحل کے دوران حضور کا قائداعظم سے ملاقات اور خطوط سے رابطہ قائم رہا۔ عبوری حکومت کے سلسلہ میں حضور نے قائداعظم کو جو خطوط لکھے ان میں سے دو خطوط کا ترجمہ درج ذیل ہے

"۸ یارک روڈ نئی دہلی۔ ڈیئر مسٹر جناح
۱۶ اکتوبر ۱۹۴۶ء

مجھے یہ سن کر بے حد مسرت ہوئی کہ آخر کار گفت وشنید تصفیہ کے آخری مراحل میں ہے۔ اس دوران میں اس رائے پر پختگی سے قائم رہا ہوں کہ ہمیں ہرگز اپنے نصب العین کو بھولنا نہیں چاہیئے اور نہ اس کے حصول کے لئے اپنی جدوجہد میں کمزوری دکھانی چاہیئے لیکن ہمہ وقت سمجھوتے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے (کیونکہ دین حق ایسے موقعوں پر سمجھوتہ کرنے کی اجازت دیتا ہے) بشرطیکہ ایسا سمجھوتہ باعزت ہو اور ہمارے آگے بڑھنے کے لئے آئینی جدوجہد کا رستہ کھلا رہے۔ تاکہ ہم مستقبل میں اپنے مطمح نظر کے حاصل کرنے میں فائز المرام ہو سکیں۔ یہی وہ امر ہے جسے عرف عام میں "زیر احتجاج" قبول کرنا کہتے ہیں۔

چونکہ عبوری حکومت کو نیک و بد کرنے کے وسیع اختیارات دے دیئے گئے ہیں اس لئے قدرتی طور پر مجھے بے حد تشویش ہوئی کہ کوئی ایسا راستہ نکالا جائے کہ زیادہ سے زیادہ مسلمان حکومت میں شامل کئے جائیں تاہم مجھے مسرت ہوئی کہ آپ نے موقعہ کی نزاکت کو بڑی عقلمندی اور فراست سے سنبھال لیا اور با اثر دوستوں کے تعاون سے یہ ممکن ہو سکا۔ اگر کوئی مزید رکاوٹ اچانک پیدا نہ ہو گئی اور تصفیہ بالخیر طے پا گیا (جس کی ہمیں امید ہے اور میں دعا گو بھی ہوں) تو مجھے آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانی ہے کہ مسلم لیگ کی تنظیم و توسیع کی اشد ضرورت ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل پانچ امور پر اساس قائم کی جائے۔

۱۔ مرکز کی تنظیم و ترتیب میں استحکام پیدا کیا جائے صوبوں اور اضلاع کی تنظیم میں مضبوطی اور زیادہ سے زیادہ نیابت دی جائے۔

۲۔ مستقل فنڈ قائم کرنے کی سکیم بنائی جائے اور دیرپا کیلئے یقینی صورت پیدا کی جائے۔

۳۔ مرکز اور صوبائی سطح پر مسلم پریس کو مضبوط کیا جائے۔

۴۔ لیگ کی مرکزی تنظیم کا ایسا انتظام قائم کیا جائے کہ وہ مسلمانوں کو تجارت اور صنعت کے میدان میں ترقی کے مواقع بہم پہنچائے۔

۵۔ غیر ممالک سے تعلقات وسیع اور استوار کئے جائیں۔

لاریب کام کرنے کا نہایت وسیع میدان موجود ہے تاہم اگر اب سیدھی سادی ابتدا کی داغ بیل ڈال دی جائے تو مستقبل میں ترقی و خوشحالی مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے گی ـــــ اس تنظیم کی وسعت پذیری ایک اور رنگ میں بھی خوش آئند ہو سکتی ہے۔ وہ یہ کہ موجودہ دور میں ایک کافی تعداد قابل اور صاحب دانش و فہم مسلمانوں کی ایسی ہے جو دین حق اور مسلمانان ہند کی خدمت کے لئے بطیب خاطر اور ذوق شوق سے اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔ اس توسیع شدہ تنظیم کو چاہیئے کہ ایسے آمادہ بہ کار لوگوں کو اپنے اندر جذب کرنے کے لئے دروازے وا کر دے ورنہ رفتہ رفتہ یہ لوگ برگشتہ ہو جائیں گے بلکہ ان میں سے بعض غیر مطمئن ہو کر شر پسندی اور فساد کا موجب بن سکتے ہیں۔

میں شاید اس سے قبل آپ کو مطلع نہیں کر سکا کہ اسی روز جس دن میں نے آپ سے ملاقات کی تھی میں نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے کو ایک خط بھجوا دیا تھا جس میں انہیں لکھا تھا کہ مسلم لیگ کے تمام مطالبات کے ساتھ مجھے اور میری جماعت کو پورا پورا تعاون اور حمایت حاصل ہے۔

آپ کا مخلص
مرزا بشیر الدین محمود احمد

قائداعظم کے نام دوسرا خط

"قادیان ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۶ء
ڈیئر مسٹر ایم۔ اے جناح

ـــــ قلمدان وزارت کی نئی تشکیل کا اعلان ہو چکا ہے۔ اگرچہ ان کی تقسیم منصفانہ اور معقول نہیں ہے۔ تاہم میں آپ کی کامیاب مساعی پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بعض اہم وزارتیں مثلاً دفاع امور خارجہ امور داخلہ وغیرہم اب بھی کانگرس کے ہاتھوں میں ہیں ان میں سے خصوصاً ایک یعنی دفاع یا رسد کا محکمہ مسلم لیگ کو تفویض کرنا چاہیئے تھا تاہم مسلم لیگ کے نمائندے آپ کی ہدایت کے تابع رہیں گے اور اس وقت تک تندہی اور محنت سے کام کرتے رہیں گے جبتک مسلمانوں کے حقوق کا کلی طور پر تحفظ نہیں ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عظیم مساعی میں برکت ڈالے اور صحیح رستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

آپ کا مخلص
مرزا بشیر الدین محمود احمد

قیام پاکستان کے وقت جماعت احمدیہ نے مکمل طور پر مسلم لیگ کا ساتھ دیا بلکہ پنجاب میں خضر وزارت کو مستعفی ہونے کیلئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے ذریعے کامیاب دباؤ ڈالا۔ اور جب خضر حیات وزیر اعظم پنجاب نے استعفیٰ دے دیا تو محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد ناظر امور عامہ نے قائداعظم کو مبارکباد دی تو قائداعظم نے جماعت احمدیہ کی اس کوشش کا بہت شکریہ ادا کیا اور فرمایا آپ نے نہایت آڑے وقت میں ہماری مدد کی ہے اور کہا I CAN NEVER FORGET IT کہ میں اسے کبھی نہیں بھول سکتا۔ حضرت فضل عمر کے قائداعظم سے روابط کا سلسلہ قائداعظم کی زندگی تک جاری رہا ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو قائداعظم انتقال فرما گئے۔ قائداعظم محمد علی جناح کی وفات پر حضور نے درج ذیل تعزیتی بیان جاری فرمایا۔

میں پاکستان کے تمام احمدیوں کی طرف سے قائداعظم محمد علی جناح کی وفات پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کرتا ہوں یہ نقصان اکیلے پاکستان کا ہی نہیں بلکہ تمام دنیائے اسلام کا مشترکہ نقصان ہے کیونکہ اس انتہائی نازک دور میں قدرتی طور پر تمام عالم اسلام کی نگاہیں امداد کے لئے پاکستان اور قائداعظم کی عظیم شخصیت کی طرف ہی اٹھتی تھیں۔ خدا تعالیٰ قائداعظم کے کام میں برکت ڈالے اور پاکستان اور تمام باشندگان پاکستان پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ بڑے لوگ اپنے کارناموں کی وجہ سے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہر سچا پاکستانی اپنی رہنمائی کے لئے آپ کے اصولوں کو پیش نظر رکھے گا۔ اور ذاتی خواہشات اور ذاتی مفاد سے بالا ہو کر اپنی زندگی کو از سر نو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے لئے وقف کر دے گا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان کے احمدی پاکستان کو مضبوط اور طاقتور بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور اپنی طرف سے اس کی خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔

(الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۴۸ء)

ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے قبول کئے جاؤ۔ (الوصیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری عبدالواحد صاحب
نائب ناظر اصلاح وارشاد

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری

۱۹۲۶ء میں جبکہ میں لاہور میں پڑھا کرتا تھا، گرمیوں کی چھٹیوں میں میرے بہنوئی چوہدری سردار خان صاحب نے جو اُن دنوں کلودنگ فیکٹری میں ملازم تھے، مجھے شاہجہان پور بلا لیا۔ دفتر ٹائم کے بعد بھائی صاحب، حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب کی مجلس میں بلاناغہ جایا کرتے اور اُن کے ساتھ میں بھی جایا کرتا تھا۔

حضرت حافظ صاحب کے پاس علم دوست لوگوں کی مجلس لگی رہتی۔ حافظ صاحب مسلسل گھنٹوں مختلف مسائل پر بولتے رہتے۔ حافظ صاحب جس چارپائی پر بیٹھے ہوتے، وہاں صرف ان کے بیٹھنے یا رات کو سکڑ کر لیٹنے کے لئے جگہ ہوتی۔ باقی جگہ پر اخبارات اور کتابیں ہوتیں۔ ایک کمرہ تھا، جس میں چارپائیوں پر ڈھیروں کتابیں پڑی ہوتیں۔ اس کمرہ میں چڑیوں کے بے شمار گھونسلے ہوتے۔ گویا اس کمرہ میں چڑیوں کا پورا قبضہ ہوتا۔ گھونسلوں سے رسیاں، دھاگے تقریباً فرش تک لٹکے ہوتے۔ حافظ صاحب کو جب اس کمرہ سے کسی کتاب کے لانے ضرورت پڑتی تو بڑی احتیاط سے سر جھکا کر اس کمرہ میں جاتے۔ کہ مبادا کہیں کسی گھونسلے سے کوئی رسّی یا دھاگہ نہ کھینچا جائے۔ اور اس طرح کسی گھونسلے کو نقصان پہنچ جائے۔

ایک دفعہ حضرت حافظ صاحب کو ایک ایسے مسئلہ کی تلاش تھی جس کا ذکر حضرت بانی سلسلہ نے اپنی کسی کتاب میں کیا تھا۔ مگر اس وقت باوجود ذہن پر زور دینے کے حافظ صاحب کو یاد نہیں آرہا تھا۔ کہ حضرت بانی سلسلہ نے اپنی کس کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے۔ ساتھ والے مکان میں حضرت حافظ صاحب کے والد صاحب حافظ سید میاں رہا کرتے تھے۔ اُن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ کسی شخص نے طنزاً کہا کہ احمدیوں میں کوئی حافظِ قرآن نہیں۔ یہ بات حضرت سید میاں صاحب کے دل کو لگی۔ رمضان شریف آرہا تھا۔ ایک دن میں پورا سپارہ حفظ کرتے، رات کو نماز تراویح میں سنا دیتے۔ اس طرح تیس دن میں تیس سپارے حفظ کر کے حافظِ قرآن ہو گئے

حضرت سید میاں صاحب کے حافظہ کے بارے میں وہاں ایک بات یہ سننے میں آئی (میرے بھائی نے مجھے سنایا کہ) حافظ (سید میاں) کو اپنی زمینوں سے متعلقہ کچھ محفوظ تحریرات کی ضرورت پڑی، تلاش بسیار کے باوجود وہ کاغذات مل نہ سکے۔ اپنے منشی کو بلا کر زبانی لکھانا شروع کر دیا۔ لکھ کر تحریر متعلقہ سرکاری دفتر میں پیش کر دی۔ کام ہو گیا۔

چند دن بعد کا واقعہ ہے جب حضرت سید میاں بازار سے گزر رہے تھے۔ ایک ہندو دکاندار نے آواز دی۔ حافظ صاحب! آپ اپنا بستہ دکان پر بھول گئے تھے۔ لے جائیے۔ یہ وہی بستہ تھا جس میں حافظ صاحب کو کاغذات کی تلاش تھی۔ دیکھنے والوں کا کہنا ہے کہ حضرت سید میاں نے جو عبارت منشی کو زبانی لکھائی، لفظ بہ لفظ، سطر بہ سطر وہی تھا جو اصل عبارت میں تھا۔ یہاں تک کہ اگر اصل عبارت میں کوئی لفظ قلم زن کیا ہوا تھا تو نقل میں بھی اس لفظ کو قلم زن کرا دیا گیا تھا۔

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب مختار کو حضرت بانی سلسلہ کی وہ کتاب یاد نہیں آرہی تھی جس میں حضور اقدس نے کوئی مسئلہ بیان فرمایا تھا۔ حافظ صاحب نے ڈرتے ڈرتے اپنے والد کے گھر کے دروازہ کی کنڈی کھٹکھٹائی۔ اندر سے گرجدار آواز آئی "کون ہے" حافظ صاحب بولے "ابا جان۔ میں مختار احمد" کیا کام ہے؟ عرض کیا ابا جان فلاں بات حضرت بانی سلسلہ نے لکھی ہے، پتہ نہیں لگتا، حضور نے وہ کس کتاب میں لکھی ہے ان کے والد صاحب نے بڑے سخت لہجے میں کہا، تمہارا دماغ ہے۔ کیا ہے؟ کیا اس میں بھُس بھری ہے؟ جاؤ.. فلاں کتاب کے فلاں صفحہ پر فلاں سطر سے فلاں سطر تک دیکھو۔ حافظ صاحب باادب الٹے پاؤں آجاتے عقدہ حل ہو جاتا۔ مسئلہ وہاں سے ہی مل جاتا۔

حضرت حافظ صاحب جب حضرت بانی سلسلہ کی کتابوں کے صفحوں کے صفحے زبانی سنا دیتے تو ہم کہتے۔ حافظ صاحب آپ کا حافظہ تو بڑا تیز ہے۔ حضرت حافظ صاحب فرماتے، میاں! ہمارا حافظہ کیا ہے۔ حافظہ تو ہمارے ابا جان کا تھا۔

حضرت مختار احمد صاحب شاہجہانپوری دارالضیافت سے سید عبدالباسط صاحب کے میڈیم کوارٹر میں منتقل ہو گئے تھے، ساتھ والے کوارٹر میں خاکسار راقم الحروف رہتا تھا۔

حضرت میاں عزیز احمد صاحب ازراہِ شفقت تقریباً روزانہ ہی خاکسار کے پاس تشریف لے آیا کرتے تھے، حضرت میاں صاحب اپنے خاندان کے بزرگوں اور سلسلہ کے پرانے بزرگوں کے حالات، اپنی ملازمت میں پیش آنے والے دلچسپ واقعات، کئی پرانے شاعروں مثلاً اکبرالہ آبادی، غالب، ڈاکٹر اقبال کے کئی شعر زبانی سنایا کرتے، کئی لطیفے کئی سبق آموز کہانیاں سناتے، کبھی چوہدری عزیز احمد صاحب بھی آجایا کرتے، بڑی دلچسپ علمی و ادبی مجلس ہوا کرتی تھی۔ کچھ وقت خاکسار کے پاس ٹھہرنے کے بعد ہم حضرت میاں صاحب کے ساتھ، حضرت حافظ صاحب کے پاس جا بیٹھتے وہاں بھی علمی اور روحانی مجلس قائم ہوتی، حضرت حافظ صاحب اپنے علم کی وجہ سے جماعت میں ایک بلند مقام رکھتے تھے، اکثر علماء سلسلہ اپنی تصانیف شائع کرنے سے پہلے مسوّدہ حضرت حافظ صاحب کو سنا لیا کرتے تھے، خصوصاً حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کو میں نے دیکھا اپنی ہر تحریر حافظ صاحب کو سنا لیا کرتے تھے، حضرت حافظ صاحب مناسب مقامات پر مشورہ دیتے۔ زبان کے لحاظ سے بعض الفاظ کے استعمال میں راہنمائی فرماتے۔

حضرت حافظ صاحب کو دعوت الی اللہ کا بے پناہ شوق تھا۔ کوئی بھی شخص جو ایک بار آپکی مجلس میں آجاتا بغیر متاثر ہوئے نہیں جاتا تھا، ایک بار مل کر دوبارہ ملاقات کا شوق لے کر جاتا، صبح سے لے کر بسا اوقات رات گئے تک مجلس جاری رہتی۔ حضرت بانی سلسلہ کی کتب کے صفحوں کے صفحے زبانی یاد ہوتے۔ کمرہ میں چار الماریاں کتابوں سے بھری پڑی تھیں۔ ان کو علم ہوتا کون سی کتاب کس الماری کے کس خانے میں کس نمبر پر کس جگہ رکھی ہوئی ہے۔

ایک دفعہ ایک طالب علم نے حافظ صاحب کے کہنے پر ایک میں سے کوئی کتاب نکالی، بعد استفادہ اس نے وہ کتاب اسی الماری میں کسی اور جگہ رکھ دی۔ حافظ صاحب فوراً بولے، ارے میاں... یہ کتاب جہاں سے نکالی ہے اسے وہیں پر رکھو، اگر مجھے اس کی پھر ضرورت پڑی تو میں کہاں سے ڈھونڈوں گا۔

ایک دن طبیعت زیادہ خراب تھی، کمرہ میں خاموشی تھی کہ چھ غیر احمدی معززین حافظ صاحب سے ملاقات کے لئے آگئے، حافظ صاحب اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ سلسلہ گفتگو شروع ہوا، مسلسل چھ گھنٹے تک گفتگو جاری رکھی تو میں نے عرض کیا، حافظ صاحب آپ بیمار اور بہت کمزور ہیں اتنا نہ بولا کریں، فرمانے لگے میاں! لوگ دعوت الی اللہ کے لئے اتنا سفر کر کے باہر جاتے ہیں، مجھ پر اللہ تعالیٰ کا کتنا احسان ہے، ہم جا نہیں سکتے، اللہ تعالیٰ خود لوگوں کو میرے پاس بھیج دیتا ہے۔ تو کیا ہم اس کا شکر ادا نہ کریں؟ جو خدمت ہم سے ہو سکتی ہے، کرتے ہیں۔

فرمانے لگے۔ مولانا مودودی صاحب کو گولی مارنے کا حکم ہوا، ہم نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی، الٰہی عقائد کا اختلاف ہوتا ہے، ہم کسی کی جان کے دشمن نہیں ہیں۔ مولانا مودودی عالم ہیں انکی جان بخشی فرما۔

کینیڈی کو کسی نے گولی مار دی، یہ ایک بڑی اہم خبر تھی۔ دفتر جانے سے پہلے میں نے مناسب سمجھا کہ یہ خبر حضرت حافظ صاحب کو سناتا جاؤں، سن کر کہنے لگے۔ کسی کی موت پر خوش نہیں ہونا چاہیئے ہم سب نے مرنا ہے۔

۲۹-۶-۶۵ کی بات ہے۔ حضرت حافظ صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ کی مجلس میں ایک شخص جس کا نام صوفی علی محمد یا محمد علی تھا نے اجازت چاہی کہ انہیں بھی تقریر کرنے کی اجازت دی جائے، حضور اقدس نے اجازت فرمائی۔ انہوں نے حضرت بانی سلسلہ کی ایک کتاب کے اقتباس پڑھ کر وحدت الوجود پر بڑی برجستہ اور مؤثر تقریر کی۔ ہم کہتے تھے کہ حضور تو وحدت الوجود کے قائل نہیں ہیں یہ کیا بات ہے؟ تقریر ختم ہوئی تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس مسئلہ کا رد تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں ہی فرما دیا ہے، یہ کہہ کر سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت پڑھی۔ حضور کا اتنا فرمانا تھا کہ صوفی علی محمد چیخ مار کر حضور اقدس کے قدموں میں گر پڑے اور پکارنے لگے میں مارا گیا، میں برباد ہو گیا، حضور نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر تسلّی دی اور فرمایا کہ جو پہلے گذر چکا اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔

حضرت حافظ صاحب نے فرمایا کہ جب حضرت بانی سلسلہ نے سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت پڑھی تو ہمارے ہاتھ پلّے کچھ نہ پڑا، صوفی علی محمد صاحب صوفی تھے، وہ اس امر کو فوراً سمجھ گئے۔ مگر میں کچھ نہ سمجھ سکا، پیر منظور محمد صاحب نے میری طرف دیکھا اور میری حالت کو سمجھ گئے۔ انہوں نے کہا کہ حضور اقدس نے یہ آیت پڑھ کر مسئلہ وحدت الوجود کا ردّ فرمایا ہے کہ ربّ۔ عالمین سے جدا ہے۔

حضرت حافظ صاحب نے فرمایا کہ ہم نے دو شخصوں کے متعلق دیکھا۔ جن کے سر پر حضور اقدس نے شفقت سے ہاتھ پھیرا، ایک یہی صوفی علی محمد صاحب اور دوسرے خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب۔

حضرت حافظ صاحب نے فرمایا، ایک دن میں اور حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب بیت الاقصیٰ سے آرہے تھے، کوچہ بندی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یں سے گذر کر جب مولوی غلام رسول صاحب پٹھان کی دوکان کے پاس پہنچے تو وہاں کچھ بچے کھیل رہے تھے ۔ فرمایا ۔ ان بچوں میں یہ ہمارے میاں حضرت فضل عمر بھی تھے ، صرف ایک قمیض میں تھے ۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب وہیں اکڑوں ہو کر بیٹھ گئے ۔ اور میاں کی دونوں بغلوں میں ہاتھ ڈال کر کھڑا کر لیا ۔ اور فرمایا میاں تم بھی ۔ ۔ ۔ ۔ ابھی اتنا ہی کہا تھا میاں نے کیا برجستہ جواب دیا ۔ "ہاں ! جب ہم بڑے ہونگے تو ہم بھی کام کریں گے ۔" حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا ۔ "خیال تو تمہارے پیو کا بھی یہی ہے ۔" اس وقت ہمیں "پیو" کے معنی سمجھ میں نہ آئے ۔ بعد میں علم ہوا "پیو" باپ کو کہتے ہیں ۔ اور پھر میاں نے خوب کام کر کے دکھایا ۔

حضرت سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ حافظ صاحب کا بہت خیال رکھتے تھے ۔ اکثر دفعہ آکر خیریت اور ضروریات کے بارے میں دریافت فرماتے رہتے ۔ کئی اخبارں حافظ صاحب کے نام لگوا رکھیں تھیں ۔ کھانے کے بارے میں اکثر دریافت کیا کرتے ۔ حضرت حافظ صاحب کیلئے دار الضیافت سے کھانا آتا اس کے ساتھ روزانہ ایک روپیہ نقد آتا ۔ بوجہ دانت نہ ہونے کے حافظ صاحب کھانا کھانے میں تکلیف محسوس کرتے ۔ یہ بات حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) کے نوٹس میں آئی ۔ حضور نے فرمایا ۔ حافظ صاحب کو کھانے کے بارے میں کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیئے ۔ صدر انجمن نے ایک ریزولیوشن کے ذریعے خاکسار راقم الحروف کی ڈیوٹی لگائی ۔ بالآخر یہ فیصلہ ہوا کہ حافظ صاحب کے لئے کھانا بدستور دار الضیافت سے آتا رہے ۔ حافظ صاحب کے لئے تازہ کھانا اہلیہ سید عبد الباسط صاحب تیار کیا کریں ۔ دار الضیافت سے آنے والا کھانا گھر میں استعمال ہو جاتا ۔

حافظ صاحب کسی کو اپنی عمر نہیں بتایا کرتے تھے ۔ ایک دن حضرت میاں عزیز احمد صاحب نے پوچھا ۔ حافظ صاحب آپکی عمر کیا ہے ؟ حافظ صاحب چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بولے ۔ جب حضرت بانی سلسلہ ہشیار پور میں چلّہ کر رہے تھے ہم بھی وہاں ایک کمرے میں رہا کرتے تھے ۔ ایک دن وہاں دو لمبے تڑنگے نوجوان آئے ایک نے تو اچکن پہنی ہوئی تھی ، سر پر ترکی ٹوپی تھی ۔ اس کو تو میں جانتا ہوں ۔ دوسرے کو نہیں پہچانتا تھا ۔ میں نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب سے دریافت کیا ۔ حضرت ! وہ دوسرا شخص کون تھا ؟ فرمانے لگے ، مجھے تو یہ بھی علم نہیں کہ یہ کہاں اور کب کا واقعہ ہے ، اور وہ شخص کون تھا ۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا ۔ حافظ صاحب ۔ آپ نے اپنی عمر تو پھر بھی نہ بتائی ۔ مسکرا کر کہنے لگے ۔ میاں خاموش رہیں ، فرشتے نے سُن لیا تو کہے گا ، یہ بڈھا ابھی تک یہیں ہی ہے ۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب وفات پا گئے ۔ جنازہ بہشتی مقبرہ کی طرف جا رہا تھا ۔ حضرت حافظ صاحب اپنے کمرہ سے نکل کر باہر برآمدہ میں کھڑے رہے تا آنکہ حضرت میاں صاحب کا (بہشتی مقبرہ میں) جنازہ ہو گیا ۔ بعد تدفین لوگوں نے واپس آنا شروع کیا ۔ غمزدہ ہو کر آکر بستر پر لیٹ گئے ۔ رات بھر نیند نہیں آئی ۔ صبح تک تین سو شعر کہہ دیئے ۔ صبح کو جب حضرت حافظ صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اپنی ساری کیفیت سُنائی ۔ کہا ۔ صبح ثاقب زیروی صاحب آئے تھے ۔ کچھ اشعار طلب کئے ۔ میں نے کہا ان اشعار میں سے چُن لو ۔

خاکسار راقم الحروف جانور شکار کر کے لاتا ، پکا کر حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں پیش کرتا تو بہت خوش ہوتے ۔

ایک دفعہ خاکسار بیت الاقصیٰ (قادیان) سے نماز جمعہ ادا کر کے باہر بُوٹ پہننے لگا ۔ اتفاق سے میری بائیں طرف حضرت حافظ صاحب تھے ۔ میں نے بُوٹ میں دایاں پاؤں ڈالا حضرت حافظ صاحب نے مجھے فوراً ٹوک دیا ۔ فرمایا جب بیت الذکر میں داخل ہو تو پہلے دایاں پاؤں بیت الذکر میں رکھو ۔ بیت الذکر سے باہر نکلو تو بایاں پاؤں باہر رکھو ۔

بابو فضل احمد صاحب بٹالوی کو حضرت حافظ صاحب کے ساتھ بڑی عقیدت تھی ۔ حافظ صاحب بھی ان سے بہت اُنس رکھتے تھے ۔ بابو صاحب فوت ہو گئے ۔ ان کی وفات کی خبر اچانک سُن کر چونک اٹھے ۔ اور فرمایا ۔ بابو صاحب فوت ہو گئے ہیں وہ تو مجھ سے تیس سال چھوٹے تھے ۔ حضرت حافظ صاحب کی عمر کا مسئلہ حل کرنے میں یہ بات ممد ثابت ہوئی ۔ حضرت حافظ صاحب نے ۱/۹۹ ۸ کو وفات پائی ، حافظ صاحب کی عمر سو سال ہوئی ۔ ان کا وصیت نمبر ۱۴۸۰۲ ہے ۔ اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں ۔

ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کے لئے خدمت کا ـــ نادر موقع

مجلس نصرت جہاں کو فوری طور پر ایسے ہومیو ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جو انگریزی زبان میں ہومیو کلینک چلانے کے ساتھ ساتھ طالب علموں کو ہومیو پیتھی کی تعلیم بھی دے سکیں ۔ اپنی درخواست مقامی جماعت کے صدر صاحب سے تصدیق کروا کر فوراً بھجوا دیں ۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

گنا کی فصل کیلئے پوٹاش کی ضرورت

تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ گنا کی فصل ایک ایکڑ میں سے ۳۲ کلوگرام نائٹروجن ۔ ۱۱ کلوگرام فاسفورس اور ۴۸ کلوگرام پوٹاش حاصل کرتی ہے ۔ ظاہر ہے کہ کماد کی فصل پوٹاش کی ضروریات فاسفورس کے مقابلہ میں چھ گنا اور نائٹروجن کے مقابلہ میں دو چند ہے اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ کماد کی فصل کے لئے پوٹاش کی کیا اہمیت ہے ۔

مزید تحقیقات سے معلوم ہوا کہ پوٹاش کی موجودگی پودوں کی نشوونما میں درج ذیل طریق پر عمل کرتی ہے

۱ ۔ لحمیہ مادہ کاربوہائیڈریٹ اور کلوروفل کی بہتر تالیف ۔ اگر پودوں کے اندر مناسب مقدار میں پوٹاشیم موجود ہو تو نائٹروجن کا بہتر استعمال ہوتا ہے ورنہ کمی کی صورت میں لحمیہ مادہ کی تیاری کا عمل ماند پڑ جاتا ہے مناسب مقدار کی موجودگی میں دیگر خوراکی اجزاء کی پودوں میں جذب کی رفتار تیز ہو جاتی ہے

۲ ۔ نائٹریٹ نائٹروجن کو امائنو ایسڈ (AMINOACIDS) میں تبدیل کرنے میں مدد دیتا ہے ۔

۳ ۔ جڑوں کے ذریعے نائٹریٹ اور فاسفیٹ کو جذب کرنے میں سہولت پیدا کرتا ہے

۴ ۔ کاربوہائیڈریٹ کے مرکبات کی پودوں کے اندر منتقلی اور ذخیرہ کرنے میں مدد دیتا ہے ۔

۵ ۔ پودوں کی پانی جذب کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کرتا ہے

۶ ۔ پتوں کے مساموں سے پانی کے اخراج میں اعتدال پیدا کرتا ہے ۔

۷ ۔ کُہر کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرتا ہے ۔

۸ ۔ فصل کے گرنے کے خلاف قوت مدافعت میں اضافہ کرتا ہے

۹ ۔ اس کی کوالٹی کو بہتر کرتا ہے ۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں کماد کی فصل کیلئے کھادوں کی سفارش

نمبر شمار	قسم زمین	غذائی اجزاء کلوگرام فی ایکڑ			مقدار بوریوں میں
		نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
۱	کمزور زمین	۹۲	۴۶	۴۶	۴ بوری یوریا + ۲ بوری ٹرپل فاسفیٹ + ۲ بوری پوٹاش سلفیٹ
۲	درمیانی زرخیز زمین	۶۹	۴۶	۴۶	۳ بوری یوریا + ۲ بوری ٹرپل فاسفیٹ + ۲ بوری پوٹاش سلفیٹ
۳	زرخیز زمین	۴۶	۲۳	۲۳	۲ بوری یوریا + ۱ بوری ٹرپل فاسفیٹ + ۱ بوری پوٹاش سلفیٹ

کماد کی فصل کو ایک تہائی نائٹروجن اور ساری فاسفورس اور پوٹاش بوقت کاشت ڈالی جائے ۔ بقیہ نائٹروجن کھاد دو دفعہ ۱/۳ حصہ ماہ اپریل میں اور باقی ۱/۳ حصہ ماہ جون میں ڈالیں ۔

کاشتکار احباب کو پوری کوشش کر کے بہتر پیداوار حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی حسنہ میں برکت عطا فرماوے

(مرسلہ نظارت زراعت ربوہ)

سب لوگ خدا کے عیال ہیں ۔ اور خدا کے نزدیک زیادہ پیارا اس کے عیال کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہے

بہتر وہ شخص ہے جو دیر میں خفا ہو اور جلد راضی ہو جائے ۔ اور بدتر وہ شخص جو جلد غصہ ہو ۔ اور دیر میں راضی ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۰۱۶:- میں مینا ناصر بنت مرزا مشتاق احمد ناصر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو گارڈن ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 4 8/88 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) ٹاپس ہیرے کے مالیتی 2500/- روپے (۲) انگوٹھی ہیرے کی مالیتی 400/- روپے (۳) طلائی زیورات وزنی ایک تولہ 2 ماشہ مالیتی 3800/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مینا ناصر بنت مرزا مشتاق احمد صاحب ناصر ۱۱۰ اتاترک بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۱ مرزا مشتاق احمد ناصر وصیت نمبر 21593 والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ لئیق محمد خان ناصر وصیت نمبر ۱۷۴۰۱۔

مسل نمبر ۲۷۰۱۷:- میں کیپٹن محمد احمد ولد میاں غلام حسین صاحب قوم آرائیں پیشہ پنشنر عمر ۷۷ سال بیعت 29 دسمبر 1932ء ساکن بیرون چوبچہ مصطفٰے آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 16 3/89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان 9 گلی 16 مصطفٰے آباد لاہور مالیتی 35000/- (۲) نقد رقم دس ہزار روپے (۳) اہلیہ موصیہ وصیت 15428 کی وفات پر ترکہ 23326/15 روپے تھا کا 1/4 حصہ شرعی ادا کروں گا۔ اس وقت مجھے مبلغ 820/- روپے ماہوار بصورت پنشن از فوج مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 4800/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد احمد۔ مکان 9 گلی 16 بیرون چوبچہ مصطفٰے آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالشکور خان صدر حلقہ مصطفٰے آباد لاہور۔ گواہ شد نمبر۲۔ شفیق احمد سیکرٹری مال حلقہ مصطفٰے آباد لاہور۔

مسل نمبر ۲۷۰۱۸:- میں سغیر احمد ولد مرزا محمد احمد صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ پٹرنگاں لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 6 3/89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 225/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سغیر احمد ولد مرزا محمد احمد B-259 محلہ پٹرنگاں اندرون بھاٹی گیٹ لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ مرزا محمد احمد محلہ پٹرنگاں لاہور۔ گواہ شد نمبر۲۔ ناظم الدین قائد مجلس بھاٹی گیٹ لاہور۔

مسل نمبر ۲۷۰۱۹:- میں امتہ العظیم سمیع بنت ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1 2/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ 160/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ العظیم سمیع 598 نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ رانا مبارک احمد وصیت نمبر 19473۔ گواہ شد نمبر۲ ڈاکٹر عبدالسمیع وصیت نمبر 12632

مسل نمبر ۲۷۰۲۰:- میں جاوید ظریف ولد محمد ظریف قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 58/A کریم پارک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10 3/89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ 150/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ جاوید ظریف ولد محمد ظریف 58/A کریم پارک راوی روڈ لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ سغیر احمد ولد محمد احمد محلہ پٹ رنگاں لاہور گواہ شد نمبر۲۔ ناظم الدین قائد مجلس دہلی گیٹ لاہور۔

مسل نمبر ۲۷۰۲۲:- میں محمد احمد حمید ولد حمید اسلم قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریواز گارڈن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 19 9/88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 366/- روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد احمد حمید ولد حمید اسلم قریشی 345 ریواز گارڈن لاہور۔ گواہ شد نمبر۱ حمید اسلم قریشی والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲ علی حمید برادر موصی۔

آپ کا خط ملا

مکرم شیخ عبدالمنان فیکٹری ایریا ربوہ لکھتے ہیں:-

خدا کے فضل سے مضامین بچوں اور بڑوں سب ہی کے لئے دلچسپی اور معلومات میں اضافہ کا باعث ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو توفیق عطا فرمائے۔ کہ آپ الفضل کے معیار کو مزید بلند کر سکیں تاکہ اس روحانی نہر سے زیادہ سے زیادہ دوست مستفید ہوتے رہیں۔ خاکسار کا بیٹا جو کہ آجکل لنڈن میں ہیں۔ ان کے لئے اخبار الفضل جاری کرا رہا ہوں۔ تاکہ وہ بھی اپنی روحانی تشنگی کو پورا کر سکیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

عملوں کی جزا انسان کی نیت پر منحصر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید

سیدنا حضرت فضلِ عمر بانیٔ تحریک جدید کے اپنے الفاظ میں

قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

(۱)
تحریک جدید کیا ہے

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔"

(روزنامہ الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸۰)

(۲)
تحریک جدید کو کیوں جاری کیا گیا

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کردیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۷ رنومبر ۱۹۴۲ء الفضل جلد ۳۰ صفحہ ۲۸۰)

(۳)
تحریک جدید میں شمولیت کیوں ضروری ہے

(الف) "میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئیگا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھو یا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ رنومبر ۱۹۳۴ء)

(ب) "کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہونا چاہیئے کہ اس تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے بلکہ اُسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہیئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لیں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۵ رجنوری ۱۹۳۷ء)

(۴)
تحریک جدید مستقل تحریک ہے

"تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۸ رنومبر ۱۹۳۸ء "الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۷۱)

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

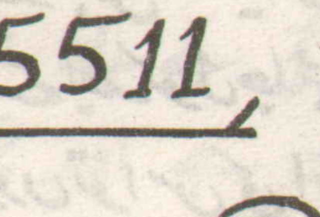

685511

75900

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی

پروپرائیٹرز: میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

خبریں

★۔ ۱۵ لاکھ فرزندان اسلام نے فریضۂ حج ادا کیا۔ ان میں سے پاکستان سے آنے والے ایک لاکھ حاجی بھی شامل ہیں کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔

★۔ وفاقی وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات جاوید جبار نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت ذرائع ابلاغ کو پنجاب کے خلاف استعمال نہیں کر رہی۔ انہوں نے کہا کہ غلطی ہو سکتی ہے لیکن سازش نہیں کی گئی۔

★۔ مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے قریب دھماکوں کے شبہ میں ۲ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ بیروت کی ایک انتہا پسند تنظیم نے جس کا نام پہلے کبھی نہیں سنا گیا۔ ان دھماکوں کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔

★۔ سعودی ٹیلیویژن نے بتایا ہے کہ بموں کے دھماکے سے ہلاک ہونے والا شخص ایک پاکستانی ہے۔ زخمیوں میں سے بھی تین پاکستانی شامل ہیں۔

★۔ تین نامعلوم افراد نے پی۔ آئی اے کے ایک اعلیٰ افسر کی جوان بیٹی کو کراچی میں اغوا کر لیا۔ اغوا کرنے والوں نے تین لاکھ روپے تاوان کا مطالبہ کیا ہے۔ مغویہ لڑکی کے والد اسوقت وزیر اعظم کے ساتھ غیر ملکی دورے پر ہیں۔

★۔ سیاچین سے فوجوں کی واپسی کے مذاکرات ناکام ہو گئے۔ پاکستان اور بھارت کے فوجی کمانڈر کسی سمجھوتے تک نہیں پہنچ سکے اب اس معاملے میں راجیو بے نظیر ملاقات میں غور ہوگا۔

★۔ معروف ہفت روزہ ٹائم نے لکھا ہے کہ سیاچین کو خالی کرنا بے نظیر اور راجیو دونوں کے لئے مشکل ہے۔ بھارت کے عام انتخابات کے پیش نظر راجیو گاندھی اس علاقہ میں مصالحت کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہونگے بے نظیر کی پوزیشن راجیو سے بھی زیادہ حساس ہے کیونکہ وہ اس معاملہ پر صدر ضیاء الحق کو تنقید کا نشانہ بناتی رہی ہیں۔

★۔ ڈھابے جی کے فساد زدہ علاقوں سے مزید ۵۰ خاندان کراچی منتقل ہو گئے ہیں

★۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے خصوصی معاون نثار ڈھلوں مستعفی ہو کر فارورڈ بلاک میں شامل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے نواز شریف پر الزام لگایا ہے کہ وہ ملکی ترقی کی بجائے ذاتی ترقی پر ایمان رکھتے ہیں۔

★۔ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے بھارت کے ساتھ مفاہمت کی کوشش اختیار کر کے وہ کام کر دکھایا ہے جو ضیاء الحق نہ کر سکے تھے۔ یہ بات ٹائمز نے اپنی اشاعت میں کہی ہے۔

★۔ ظاہر شاہ کو افغانستان میں واپس لانے کے لئے نجیب نے صدیوں پرانا نظام بحال کر دیا ہے۔ اس کے تحت ہر علاقے میں ایک سردار کو حکومتی انتظامات کا ذمہ دار بنایا جا رہا ہے اس کو فوج بھی دی جا رہی ہے۔ فار ایسٹرن اکنامک ریویو نے یہ خبریں دیتے ہوئے تبصرہ کیا ہے کہ وہ دن اب دور معلوم نہیں ہوتا جب مجاہدین جنگ سے اکتا کر مذاکرات پر تیار ہو جائیں گے۔

★۔ وفاقی حکومت نے ۴ سال کے اندر بجلی کی لوڈ شیڈنگ ختم کرنے کا ایک منصوبہ بنا لیا ہے۔

★۔ اسلامی جمہوری اتحاد نے جنرل ضیاء کی پہلی برسی منانے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔

★۔ پاکستان اور برطانیہ کی حکومتوں نے آپس میں ویزے کی پابندیوں کے بارے میں از سر نو جائزہ لینا شروع کر دیا ہے۔

ڈاکٹر صاحبان

۱۔ وقتی آرام دینے والی ادویات کے دوران بھی مستقل شفا کیلئے کیورٹیو کورسز استعمال ہو سکتے ہیں۔

۲۔ بہت سے آپریشن کیورٹیو ادویات سے بچائے جاسکتے ہیں۔

۳۔ ایک سے زیادہ بیماریوں کیلئے اکٹھی ادویات دی جاسکتی ہیں۔

مذکورہ مقاصد کیلئے فری سیمپلز طلب فرمائیں۔

لٹریچر سٹاکسٹوں سے دستیاب ہے۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی ربوہ فون ۷۷۱، ۴۶۰